فی قصصهم عبرة لاولی الالباب

الحمد لله والمنة که درین زمان میمنت اقتران وآوان سعادت
توامان این کارنامه نادره واقعات غریبه اعنی-

تواریخ عجیبه

موسوم به

سوانح احمدی

مؤلفه
جناب مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری مرحوم

بفرمائش ملک محمد الدین صاحب ایڈیٹر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤالدین

بلالی سٹیم پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ میں باہتمام کرم بخش

قیمت مجلد دو روپیہ

جلد [illegible]۰۰۰

تیرھویں صدی کے پہلے ہی دن یعنی یکم محرم سنہ ۱۲۰۱ ہجری مطابق ۱۷۸۶ سنہ عیسوی قصبہ رائے بریلی ممالک [illegible] میں جناب سید احمد
صاحب فخرِ خاندانِ سیادت مرجع اربابِ ہدایت مرکز دائرہ سعادت مظہر انوارِ نبوی منبع آثارِ مصطفوی دافعِ ظلماتِ کفر و
ماحیِ شرک و بدعات سید محمد عرفان کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت حسن مجتبیٰ ابن علی کرم اللہ وجہہ تک اسطرح
سے پہنچتا ہے۔ حضرت حسن مجتبیٰ سے حسن مثنیٰ اُن سے عبداللہ محض۔ اُن سے ابو محمد صاحب نفس الزکیہ۔ اُن سے ابو محمد عبداللہ
الاشتر۔ اُن سے محمد الثانی۔ اُن سے حسن الاعور نقیب الجیاد۔ اُن سے ابو محمد عبداللہ۔ اُن سے سید قاسم۔ اُن سے سید جعفر
اُن سے سید حسین عرف بابی الحسن۔ اُن سے سید حسن۔ اُن سے سید عیسیٰ۔ اُن سے سید یوسف۔ اُن سے سید
رشید الدین احمد المدنی۔ اُن سے سید قطب الدین محمد الکرانی۔ اُن سے سید نظام الدین۔ اُن سے سید رکن الدین۔ اُن سے
سید صدر الدین۔ اُن سے سید قیام الدین۔ اُن سے سید علی۔ اُن سے سید احمد۔ اُن سے سید زین الدین۔ اُن سے
سید صدر الدین۔ اُن سے سید قطب الدین۔ اُن سے سید علاؤ الدین۔ اُن سے سید محمود۔ اُن سے سید احمد۔ اُن سے
سید محمد معظم۔ اُن سے سید فضیل۔ اُن سے سید محمد علم اللہ۔ اُن سے سید محمد ہدی۔ اُن سے سید محمد نور۔ اُن سے
سید محمد عرفان۔ اُن سے سید احمد صاحب ہادی تیرھویں صدی کے یکم محرم الحرام ۱۲۰۱ء کو پیدا ہوئے۔ مولوی
اسحٰق گورکھپوری سے روایت ہے کہ سید صاحب نے فرمایا تھا کہ مجھ کو غیب سے الہام ہوا تھا کہ تیرا نسب نہایت صحیح ہے +

حلیہ شریف۔ بلند قامت۔ رنگ سُرخ۔ سفید ریش و بروت سیاہ۔ قوی ہیکل۔ پیوستہ ابرو۔ کشادہ پیشانی۔ دراز
بینی۔ خنداں رُو۔ نہایت حسین و جمیل خلق مجسم تھے۔ بوجہ حسنی سید ہونے کے آپ اُس حدیث کے مصداق ہوتے ہیں۔
جو مشکوٰۃ شریف میں اسطرح سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ بیٹا میرا سردار ہے۔ اور قریب
ہے کہ اس کی نسل سے ایک آدمی پیدا ہوگا کہ اُسکا نام تمہارے نبیؐ کے نام پر ہوگا (یعنی احمد یا محمدؐ) اور وہ تمہارے نبیؐ سے
خلق میں مشابہ ہوگا یعنی بہت خلیق ہوگا۔ اور وہ گمراہی کو دُور کر کے زمین کو ہدایت اور انصاف سے بھر دیگا۔ اس مظہر انوار
نبیؐ کے سوانح ایسے عجیب ہیں کہ اسکے مثل کوئی سوانح ناظرین نے نہ دیکھے ہونگے۔ اگر اس بزرگ کو مجدد تیرھویں صدی
یا مہدی وسط کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ بقول شاعر ؎ ہوتا معصوم اگر بعد نبی کے کوئی۔ ہوتی اس عصر میں عصمت بھی اسی
کے اندر + مگر احتمال ہے کہ نئی روشنی والوں کو ان واقعات سے سخت حیرت ہوگی مگر جبکہ وہ اپنے پیران پیر مسیح کے سوانح سے مقابلہ
کرینگے تو مابین ہر دو سوانح کے سرِمُو تفاوت نہ پاینگے۔ بلکہ وقت موازنہ جان لینگے کہ مسیحؑ اور سید صاحبؒ ایک ہی شاہراہ
کے راہ رو اور ایک اُستاد کے شاگرد تھے۔ میں نے اس کتاب کو بڑے راستباز لوگوں کی متعدد تحریروں سے نقل کیا ہے جنہوں نے ان
واقعات کو خود دیکھا ہے۔ میری نزدیک اس کتاب کی کسی روایت میں دروغگوئی یا مبالغہ کو کچھ دخل نہیں ہے۔ گو بعض مورخوں کے
بے توجہی سے اکثر واقعات پس و پیش ہو گئے ہیں۔ اس سے مجھ کو بالترتیب لکھنے میں بہت دشواری ہوئی۔ کیونکہ جس قدر کتابیں
میں نے اس سوانح کے جمع کرنے کے لیے فراہم کیں اُن میں مورخوں نے بوجہ حسن عقیدت صرف خرق عادات و کرامات کو بلا قید
تاریخ بے ترتیب بعبارت رنگین و دقیق جس کا سمجھنا آسان نہیں قلمبند کیا ہے۔ اس سبب سے مطالب کتاب پس و پیش اور بے ترتیب ہو گئے
تھے جن کے ترتیب دینے اور تحقیقات و صحت کرنے میں عاجز کو دُور دُور سفر کرنے اور بعض انگریزی کتب سے تاریخ واقعات لینی پڑے
اگرچہ باایں ہمہ سعی میں جزماً یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ کل مطالب تاریخ وار اپنے اپنے موقع پر قائم ہو گئے۔ مگر اسمیں بھی شبہ نہیں کہ یہ
کتاب جامع کل تحریرات سابق اور عام فہم اور نہایت اصح ہو گئی ہے۔ اور اس قابل ہے کہ ناظرین ان قصص سے عبرت پکڑیں۔ اور
اُس ہادی کا تتبع اختیار کریں۔ لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ۔ اب ان سوانح کو سلیس اردو عبارت میں بنظر سہولت میں نے
ان سوانح کو پانچ حصوں پر منقسم کیا ہے +

حصہ اوّل میں سنہ ۱۲۰۱ھ سے سنہ ۱۲۳۰ھ تک سید صاحب کے ایام طفولیت اور درویشانہ زندگی اور فیوض باطنی اور ترویج ہدایت